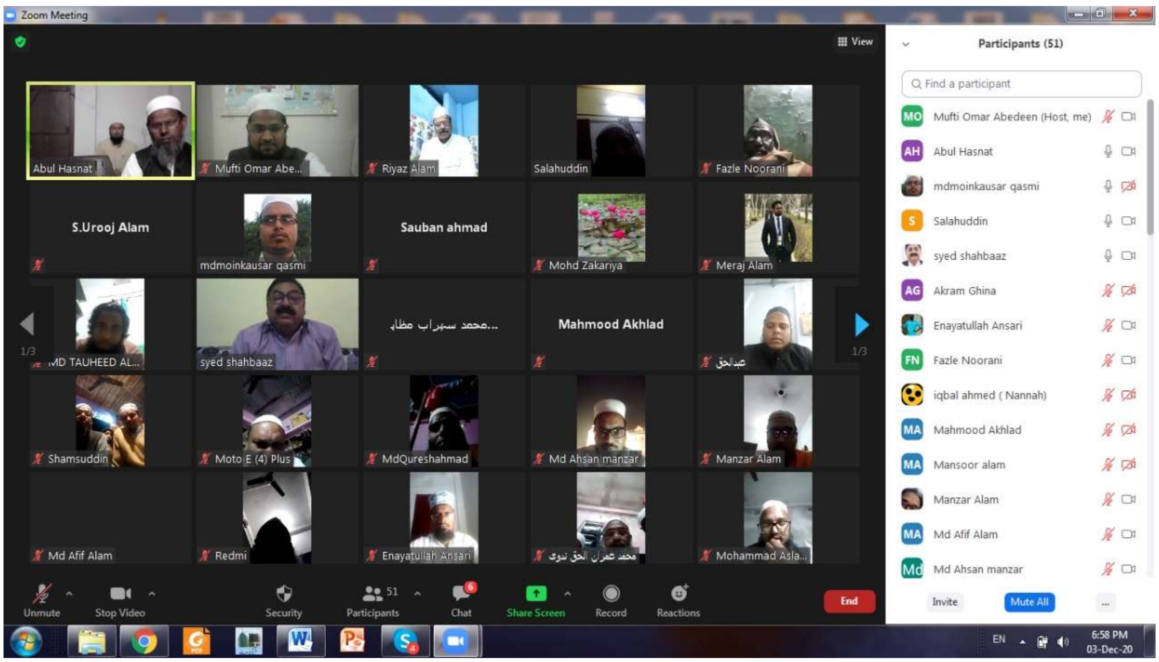
خانقاہ رحمان پور کٹیہار کے حقیقی علمی وارث وفاضل دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا شاہ فیاض عالم ولی اللہی



زیر اہتمام؛ بزم اتحاد علمائے کٹیہار {واٹس ایپ گروپ}

تفصیلی رپورٹ؛ از مولانا اکرم غنا مظاہری / ڈاکٹر صلاح الدین قاسمی

10 نومبر 2020ء کو حضرت مولانا شاہ فیاض عالم صاحب ولی اللہی رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے، حضرت شاہ صاحب کا شمار قدیم فضلائے دارالعلوم دیوبند میں ہوتا ہے، 1947ء میں آپ نے دارالعلوم دیوبند سے سند فضیلت حاصل کی تھی، آپ حضرت مولانا سالم صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، سابق مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، کے ہم درس تھے۔ خانقاہ رحمانپور، بارسوئی، ضلع کٹیہار کی مشہور و معروف خانقاہ ہے اور مرجع خلائق ہے، صوفی کامل حضرت مولانا حفیظ الدین لطفی رحمۃ اللہ علیہ نے اشاعت دین اور لوگوں کی اصلاح نفس کے لیے یہ خانقاہ قائم کی تھی، حضرت شاہ فیاض عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت لطیفی کے پوتے تھے۔

حضرت شاہ صاحب کے انتقال پر حضرت مولانا قاری نعمت اللہ صاحب، ناظم مدرسہ جمال القرآن بگھوا، کلداسپور، کٹیہار، کی صدارت ایک آن لائن تعزیتی پروگرام ہوا، اپنے صدارتی خطاب میں حضرت قاری صاحب نے فرمایا کہ مولانا شاہ فیاض عالم صاحب ولی اللٰہی رحمۃ اللہ علیہ میدان علم و عمل کی ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے، بہت ہی مزاج شناش اور فقہیہ النفس تھے، ایسی عظیم شخصیت کا ہمارے درمیان سے گذر جانا یقیناً نا قابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت مولانافیاض صاحب ولی اللٰہی رحمۃ اللہ علیہ یگانۂ زمانہ، نمونہ اسلاف، مختلف وعلوم وفنون کے ماہر، عارف باللہ، تصوف وسلوک کے شہسوار، ترجمان حق اور خانقاہ رحمانپور، بارسوئی، کٹیہار، کے اصل علمی وارث تھے، تعزیتی نشست میں خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اسرارالحق صاحب، قاضی دارالقضاء کلداسپور بارسوئی، نے میں اپنے کلیدی خطبہ میں فرمایا کہ میں پورے وثوق اور دلائل کے ساتھ یہ بات سکتا ہوں کہ گذشتہ ایک صدی میں علاقۂ سیمانچل میں ان جیسا عالم نہیں گذرا۔ قاضی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت کو تفقہ فی الدین میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا، مضمون نگاری وانشاء پردازی میں وہ کمال حاصل تھا کہ آپ کے زمانہ طالب علمی میں آپ کا ایک مضمون کو دیکھ کر حضرت مولانااعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الادب دارالعلوم دیوبند، نے فرمایا تھا کہ اگر یہ مضمون کسی دنیوی یونیورسٹی میں لکھا جاتا تو ان کو ایوارڈ دیا جاتا، میں ایوارڈ تو نہیں دیتا مگر دعاء ضرور دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مضمون نگاری کا کام زیادہ سے زیادہ لے، چنانچہ حضرت کی دعاء بارگاہ الٰہی میں اس طرح قبول ہوئی کہ مکمل سو سال کی عمر حضرت کو نصیب ہوئی اور حضرت نے درجنوں کتابیں تصنیف کیں۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ حضرت متبحر عالم دین، ادیب باکمال، شیخ الحدیث، اور فقیہ النفس آدمی تھے، ایسی شخصیت کا ہمارے درمیان سے گذر جانا ملت اسلامیہ کے ایک خسارہ ہے۔ یہ باتیں قاضی صاحب نے حضرت شاہ صاحب کی تعزیت پر منعقد ہونے والے تعزیتی پروگرام میں بیان فرمایا۔

حضرت مولاناصلاح الدین صاحب، شعبہ انٹرنیٹ {آن لائن فتوی ویب} دارالعلوم دیوبند، نے حضرت شاہ فیاض عالم صاحب واللہی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کارناموں اور خانقاہ رحمانپور کا اجمالی تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اپنے آپ کو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ولی اللٰہی لکھنا پسند کرتے تھے۔ مولانا نے تحقیق وتیقن کے ساتھ مزید فرمایا کہ علاقۂ سیمانچل کی بیشمار درگاہوں کا تعلق رحمانپور سے ہے جس پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ عوام کے سامنے صحیح دینی رخ اور مسلک ومشرب کی حقیقت سامنے آجائے گی، اور پھر اس سے ان شاء

اللہ علاقے میں کام کرنے کی سہولت ہوگی۔ حضرت نے اخیر میں ممبران گروپ پر زور دیکر کہا کہ حضرت کی تالیفات مسودہ کی شکل میں ہیں، انہیں کتابی شکل دیکر شائع کرنا چاہئے، آپ نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کا وعدہ میں نے حضرتؒ کی زندگی میں ہی کیا تھا مگر اب تک اس پر کام نہیں ہوسکا،اب اس کام کو پایۂ تکمیل پہونچانا چاہئے تا کہ حضرت کی فکر،ان کی زندگی بھر کی کدوکاوش اوران کے عزائم لوگو ں کے سامنے آئے اوراس پر عمل کیاجاسکے۔

حضرت مولانا محب الرحمن صاحب، مبلغ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، نے اپنے تعزیتی بیان میں فرمایا کہ حضرت مولاناشاہ فیاض صاحب ولی اللٰہی متبحر عالم اور بہت بڑے بزرگ تھے، حضرت کا ہمارے درمیان سے رخصت ہوجانا بہت افسوس کی بات ہے، اللہ تعالی ہم سب کو ان کانعم البدل نصیب فرمائے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ لوگوں کا حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مستفیض نہ ہونا بہت افسوس کی بات ہے،لوگوں میں علماء کی قدروعظمت کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اتنی بڑی شخصیت کے فیض سے محروم رہے،اس کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، انہوں نے مزید فرمایا کہ میں صاف طور پر یہ کہناچاہتاہوں کہ اپنے ایمان وعقیدے کو بچانے کے لئے ہر گھر میں ایک عالم کاہوناضرور ہے،لہذاہر شخص کم ازکم اپنے ایک بچے کو عالم بنائے، چونکہ اس بات کا تجربہ ہے کہ جس عالم نے اپنی اولاد کو عالم نہیں بنایا آئندہ ان کی اولاد گمراہ ہوگئی جس کی بیشمار مثالیں علاقے میں موجود ہیں،اخیر میں مولانانے کہا کہ بہت خوشی ہوئی کہ علماء کو جوڑنے کے لئے اس پروگرام کا انعقاد عمل میں لاگیا،اس طرح کا پروگرام آئندہ بھی موقع بموقع کسی عنوان سے منعقد کرتے رہناچاہئے۔

حضر مولانا موسیٰ صاحب، صدر مدرس دارالعلوم اتحادیہ پوکھریا، کے تحریری پیغام کو ان کی عدم موجودگی میں ان کے شاگرد مولانا محمد اجود مظاہری نے پیش کیا، مولانانے اپنے پیغام میں کہا کہ موت ایک اجل مسمی ہے جو ہر نفس کیلئے یقینی ہے، لیکن بعض نفوس ایسی ہیں جن کی موت معاشرہ، تحریک، قیادت وسلسلہ کی موت ہوتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمانپوری کا سانحۂ ارتحال "موت العالِم موت العالَم" کے مصداق ہے۔ مولانانے حضرت کی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا حق تو یہ ہے کہ حضرتؒ کو ان کی صلاحیت کے مطابق میدان نہ ملا اور لوگ اپنی نااہلی کی وجہ سے حضرت شاہ صاحب کی شخصیت کو سمجھنے سے قاصر رہے۔ مولانانے حضرتؒ کے علمی کارنامہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایامیں نے میزان الصرف کا جونسخہ پڑھاہے اس میں حضرتؒ کاحاشیہ تھا، آج تک اس جیساحاشیہ کسی نے نہیں لکھا۔ مولانانے فرمایایقیناً آپ کاسانحۂ ارتحال ایسے نامساعد حالات میں ملک وملت کیلئے بہت بڑا خسارہ ہے جس کی تلافی مشکل ہی نہیں مشکل ترین ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمانپوری غیر استوار

معاشرے میں تنہا حق کے علمبر دار اور علم و عمل، صلاحیت واستقامت کا کوہسار بن کر باطل طاقتوں کے دفاع میں حائل رہے اور اپنے پیچھے بہت سے علمی و عملی ادبی و قلمی روحانی عرفانی ایسے باقیات الصالحات چھوڑ گئے جس سے آپ کی نیک نامی ہمیشہ کیلئے زندہ تابندہ رہے گی۔

حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب مظاہری،ناظم جامعہ مدینۃ العلم نستہ کٹیہار، کی طرف سے مولانا محمد اکرم غنانے ان کی اجازت سے تحریری پیغام پیش کیا، مولانا نے فرمایا کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک عظیم مقصد کے لئے بھیجتا ہے، اس مقصد کی کامیابی اس میں ہے کہ بندہ اپنے خدا کو راضی کرلے اور خدا اس بندے کو اپنا محبوب بنالے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرتؒ نے اپنے رب کو راضی کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بن گئے؛ چنانچہ ارشاد نبوی ہے ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی۔یعنی اللہ تعالیٰ متقی بے نیاز اور گمنام بندے کو پسند فرماتے ہیں۔یقینا حضرت ان تینوں اوصاف سے متصف تھے، متقی اور بے نیاز ہونے کے ساتھ ساتھ بالکل خاموشی وگمنامی کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہے۔مولانا نے مزید کہا کہ اس پر فتن ماحول میں خصوصا بدعت وضلالت کے ماحول میں تمام بدعات وخرافات اور اس سے ملنے والے مال ودولت سے اپنے دامن کو بچاکر استقامت کے ساتھ اپنے مشن میں لگے رہنا حضرت کا وہ عظیم کارنامہ ہے جسے ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔حضرت کی زندگی ہم سب کیلئے مشعل راہ ہے کہ حضرت کا ایک پسماندہ علاقہ میں رہتے ہوئے اتنا بڑا علمی کارنامہ انجام دینا بہت بڑی بات ہے جب کہ عام طور پر نامساعد حالات اور ماحول سے متأثر ہونے کی وجہ سے علمی سفر کو جاری رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مولانا شاکر صاحب قاسمی نے حضرت مولانا فیاض عالم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کو مختصرا بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہم لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ ہم لوگ ان سے استفادہ نہیں کرسکے، انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ایک بہت بڑا سوال ہوتا ہے کہ اتنی عظیم شخصیت اور اس قدر گمنام کیوں؟ ہمیں علماء کی قدر کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے جناب سید شہباز صاحب نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جوہر کو جوہری ہی پہچانتا ہے، میرے والد کیا تھے اس حقیقت کو آپ علماء ہی جانتے ہیں، انہوں نے کہا کہ والد محترم کھانے پینے میں بہت سادگی پسند تھے اور والد محترم کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اردو زبان پر بات چیت پر بہت توجہ دیتے تھے جس کا فائدہ میں آج بھی اٹھارہاہوں، اخیر میں کہا کہ میں آپ حضرات کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے والد محترم کی تعزیت میں یہ پروگرام

منعقد کیا۔ حضرت مولانا کے دوسرے صاحبزادے جناب ریاض الدین صاحب نے مولانا کے علمی کارناموں پر مختصر روشنی ڈالی اور حضرت کی تصانیف کا تعارف کرایا۔

اس تعزیتی پروگرام ۳/اگست ۲۰۲۰ء مطابق ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز جمعرات زیر اہتمام بزم اتحاد علمائے کٹیہار (واٹس ایپ گروپ) آن لائن زوم ایپ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی منصور صاحب مظاہری، ناظم اعلیٰ جامعہ امدادیہ مادھے پور کٹیہار، فرمارہے تھے، صدارت کے عظیم الشان عہدے پر حضرت قاری نعمت اللہ صاحب، ناظم مدرسہ جمال القرآن کلداسپور کٹیہار، فائز تھے اور جلسے کے نگرانی کا اہم فریضہ حضرت مولانا ڈاکٹر صلاح الدین صاحب قاسمی، شعبہ انٹرنیٹ {آن لائن فتوی ویب} دارالعلوم دیوبند، نے انجام دیا، جب کہ نظامت کے فرائض مولانا مفتی معین کوثر صاحب قاسمی استاد جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر نے انجام دیے، مولانا ناز کریا واحدی صاحب کی تلاوت کلام اللہ سے مجلس کا آغاز ہوا، نعت نبی مولانا ابولبرکات کلداسپوری، متعلم سیدنا بلال، اور مولانا احسن منظر قاسمی، ناظم 'تنظیم تعمیر ملت' سنگھیا، بارسوئی، نے پیش کی۔ اخیر میں مولانا ناظر انور صاحب قاسمی صدر شعبۂ انگریزی المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور صدر محترم کی دعاء پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ پرگرام کے بعد بعد تمام ممبران بزم اتحاد نے آپس میں مشورے کئے جس میں مستقبل کالائحۂ عمل طے کیا گیا۔

اس تعزیتی نشست میں بزم اتحاد علمائے کٹیہار کے دیگر سرکردہ علماء حضرات نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار خیال کیا۔